ہماری قنوت کہاں ہے؟

از: ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری
استاذ دارالعلوم زکریا، دیوبند

حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہیؒ متوفی ۱۴۱۷ھ کی مجلس میں بندہ موجود تھا، میں نے عرض کیا کہ ہم جو دعاءِ قنوت پڑھتے ہیں کس کتاب میں ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا الحزبُ الاعظم میں، میں نے عرض کیا کہ حدیث کی کس کتاب میں ہے؟ ارشاد فرمایا: ملاعلی قاری نے لکھا ہے، میں نے الحزب الاعظم میں حدیث سے ثابت شدہ دعائیں جمع کی ہیں، حافظ طیب صاحب زیدمجدہم (مکتبہ نعمانیہ دیوبند) پابندی سے بعد نماز عصر حضرت کی مجلس میں شرکت کرتے تھے اور حضرت سے سوالات کرتے رہتے تھے، انھوں نے عرض کیا کہ حضرت ان کا مقصود یہ ہے کہ حدیث کی کتابوں میں سے کس کتاب میں یہ دعاء ہے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف ابن ابی شیبہ یا مصنف عبدالرزاق کا حوالہ دیا تھا۔

چونکہ یہ سوال اور بھی دوستوں کے دل میں آتا رہتا ہے، خیال ہوا کہ ان احادیث کو جمع کردوں، علامہ ابن منظور متوفی (۷۱۱) لکھتے ہیں:

القنوت کے معنی ہیں: بات چیت سے رک جانا اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی نماز میں دعا کرنے کے ہیں، نیز القنوت کے معنی خشوع اختیار کرنا عبودیت کا اقرار کرنا اور ایسی فرمانبرداری کرنا جس میں نافرمانی نہ ہو اور کہا گیا کہ اس کے معنی کھڑے ہونے کے ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں کہ قنوت کے اصلی معنی کھڑا ہونے کے ہیں اور کہا گیا کہ دیر تک کھڑا ہونے کو قنوت کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے: اللہ کے لیے دیر تک کھڑے رہو۔

ابوعبیدہ نے کہا کہ قنوت کے اصلی معنی کئی ہیں:

(۱) کھڑا ہونا، اس سلسلے میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں؛ کیونکہ اس میں کھڑے ہوکر دعا کی جاتی ہے، اس سے زیادہ واضح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو۔

نمازی کو قانت کہا جاتا ہے، حدیث میں ہے، مجاہد کی مثال نمازی اور روزے دار کی طرح ہے، حدیث میں ہے کہ ایک گھڑی غوروفکر کرنا رات بھر کھڑے ہوکر عبادت کرنے سے افضل ہے۔ قنوت کا لفظ حدیثوں میں متعدد معانی کے لیے آیا ہے۔ مثلاً فرمانبرداری، خشوع، نماز، دعا، قیام، لمبا قیام خاموشی اختیار کرنا؛ چنانچہ حسب موقع ان معانی کا استعمال حدیثوں میں کیا گیا ہے۔ ابن سیدہ نے کہا: قنوت کے اصلی معنی اطاعت کے ہیں، اللہ کا ارشاد ہے فرمانبردار مرد فرمانبردار عورتیں، پھر نماز میں کھڑے ہونے کو قنوت کہا گیا اور اسی میں سے وتر کا قنوت قنت اللّٰہ یقنتہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ کا ارشاد ہے: سب کے سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ القانت کے معنی ہیں؛ اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ پاک کا ارشاد ہے: بھلا وہ جو بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے۔ اور کہا گیا کہ القانت کے معنی عابد کے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہ عبادت گذار عورتوں میں تھیں، لغت میں مشہور یہ ہے کہ قنوت کے معنی دعا کے ہیں۔

قانت کے حقیقی معنی اللہ کے حکم کو کرنے والا، دعا کرنے والا۔ جب کھڑا ہو تو اس کے ساتھ اس کو خاص کردیا جاتا ہے اور اس کو قانت کہا جاتا ہے؛ کیونکہ وہ اللہ کا ذکر کھڑے ہوکر کرتا ہے، قنوت کی حقیقت عبادت اور کھڑے ہوکر اللہ سے دعا مانگنے کی ہے۔ تمام عبادتوں پر بھی اس کا اطلاق ہوسکتا ہے؛ کیونکہ عبادتیں اگرچہ سب کی سب قیام کی حالت میں نہیں ہوتیں؛ لیکن کم از کم نیت کے ساتھ بالارادہ ان کو کیا جاتا ہے، اس پر قنوت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ (لسان العرب ۲/۷۳)

علامہ شامی نے لکھا ہے کہ دعاء القنوت یہ اضافتِ بیانیہ ہے۔ یعنی قنوت کے معنی بھی دعا کے ہیں اور کلام عرب میں اس طرح بولا جاتا ہے۔

قنوت کا وتر میں اور فرض نمازوں میں پڑھنے کا تذکرہ احادیث سے ثابت ہے۔

برصغیر میں فرض نمازوں میں پڑھے جانے والے قنوت کو قنوتِ نازلہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حنفیہ جس قنوت کو پڑھتے ہیں وہ سند کے ساتھ مندرجہ ذیل کتابوں میں ہے:

(۱) مصنف عبدالرزاق متوفی ۲۱۱ھ

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ

(۳) المراسیل لابی داؤد سجستانی متوفی ۲۷۵ھ

(۴) مختصر قیام اللیل محمد بن نصر المروزی ۲۹۴ھ

(۵) شرح معانی الآثار امام طحاویؒ ۳۲۱ھ

(۶) الدعاء للطبرانی ۳۶۰ھ

(۷) الدعوات الکبیر للبیہقی ۴۵۸ھ

(۸) السنن الکبریٰ ۴۵۸ھ

(۹) کنز العمال المتقی الہندی ۹۷۵ھ

مندرجہ ذیل صحابۂ کرامؓ سے حنفیہ کا قنوت مروی ہے:

۱- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۲- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳- اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ

۴- علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۵- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۶- خالد بن ابی عمران رضی اللہ عنہ

۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ

رکوع سے قبل قنوت پڑھنے کی روایات مندرجہ ذیل کتابوں میں ہے:

الآثار للامام ابی یوسف رحمہ اللہ حدیث نمبر: ۳۴۵

الآثار للامام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ حدیث نمبر: ۲۱۱

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر: ۴۹۷۴

مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر: ۶۹۰۵، ۶۹۷۲، ۶۹۷۵

مسند احمد حدیث نمبر: ۱۲۷۲۸

سنن الدارمی حدیث نمبر: ۱۶۳۷

صحیح البخاری حدیث نمبر: ۹۵۷، ۲۹۹۹، ۳۸۷۰

صحیح مسلم باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاۃ رقم: ۳۰۱ (۶۷۷)

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۱۱۸۲، ۱۱۸۳

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۱۴۲۹

سنن نسائی حدیث نمبر: ۱۶۹۹

شرح مشکل الآثار حدیث نمبر: ۴۵۰۰، ۴۵۰۱، ۴۵۰۳

عن عطاء عن عبيد بن عمير أن عمر رضى الله عنه قنتا بعد الركوع: فقال: اللّٰهم اغفرلنا وللمومنين وللمومنات والمسلمين والمسلمات وألّف بين قلوبهم

واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم. اللّٰهم العن الكفرة اهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اوليائك. اللّٰهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم بأسك الذى لا ترده عن القوم المجرمين.

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

اللّٰهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى نحفد ونخشى عذابك الجد نرجو رحمتك ان عذابك بالكافرين ملحق رواه سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمر فخالف هذا فى بعضه السنن الكبرى للبيهقى: ۲/ ۲۹۸.

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحيم

اللّٰهم انا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك.

عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے والد ابزی سے اس کو بیان کیا ہے۔ (الاتقان:۱/۲۲۶)

علامہ شامی لکھتے ہیں:

خصوص اللّٰهم انا نستعينك فسنة فقط حتى لو أتى بغيره جاز إجماعاً (الدرالمختار واجب الصلاۃ:۴۶۸)

اللّٰهم انا نستعينك کو خصوصی طور پر پڑھنا نماز وتر میں سنت ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی دعا کرے تو جائز ہوجائے گا۔

قنوت کے مختلف الفاظ احادیث میں مروی ہیں، سب سے قنوت کی سنت ادا ہوجائے گی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے تلامذہ کو مندرجہ ذیل قنوت سکھلاتے تھے۔

حدثنا ابن فضيل عن عطا بن السائب عن ابى عبد الرحمٰن قال: علمنا ابن مسعود أن نقرأ فى القنوت:

اللّٰهم انا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك الخير ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللّٰهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى نحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذاب بالكفار ملحق (مصنف ابن ابی شیبہ رقم:۶۹۶۵)

ہمارے ہاں ہندوستان میں جو قنوت پڑھا جاتا ہے اس میں کچھ الفاظ زیادہ بھی ہیں، قنوت صبح کی نماز میں اور وتر دونوں میں پڑھا جاتا ہے۔

عن ابن جريج قال: اخبرنى من سمع ابن عباس ومحمد بن على بالخيف يقولان كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقنت بهولاء الكلمات فى صلاة الصبح

وفی الوتر باللیل. (مصنف عبدالرزاق رقم:۴۹۵۷)

مجھ کو خبر دی حسن نے حضرت ابن عباس اور محمد بن علی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور رات کی وتر میں مندرجہ ذیل دعا پڑھا کرتے تھے۔

قنوت سے قبل تکبیر کہی جائے گی اور پھر قنوت پڑھا جائے گا

(۱) عن الثوری عن عبد الأعلیٰ عن ابی عبد الرحمن السلمی أن علیا کبر حین قنت فی الفجر ثم کبر حین رکع.

ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور پھر صبح کی نماز میں قنوت پڑھی، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔(مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر:۴۹۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ قنوت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کے زمانہ میں پڑھی تھی۔

(۲) عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ کان اذا فرغ من القرأۃ کبر ثم قنت.

حضرت ابن مسعود جب قرأت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے اور پھر دعاء قنوت پڑھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث:۶۹۴۸)؛

ایک بار حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس، حضرت مولانا ارشاد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے اور عرض کیا کہ حضرت قنوت کے بعد دُرود شریف پڑھا جائے گا؟ حضرت نے جواب دیا: ہاں، انھوں نے کہا کہ: آپ بھی پڑھتے ہیں؟ حضرت نے جواب دیا: ہاں! انھوں نے کہا: کب سے پڑھتے ہیں؟ حضرت نے جواب دیا: جب سے نورالایضاح پڑھی تھی۔

ملاحظہ: اللّٰھم نستعینك اور اللّٰھم اھدنا دونوں کو جمع کرنا مستحب ہے۔دیکھیے (فتاوی ہندیہ:۱/۱۱۱)

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین.

۞ ۞ ۞